Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com
arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom
Contact No 0322-6444659 0333-6444659
MADARSA ARIF UL ULOOM
دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
رابطہ نمبر 0322-6444659 0333-6444659

سوال: ہمارے والد مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنی اولادوں کو ایک ایک پلاٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ دیئے تھے، اور فائل وغیرہ بھی ان کے نام کی خریدی تھیں اور پھر سب کو فائلیں بھی دے دی تھیں، ان میں سے ایک پلاٹ ہماری بہن اور اپنی بیٹی روشن ناز کو دیا تھا، روشن ناز کا ذہنی توازن کچھ ٹھیک نہیں تھا، پھر اپنی زندگی وفات سے قبل والد صاحب نے یہ کہا تھا کہ جو پلاٹ میں روشن ناز کو دیا ہے اس کی فائل اب میں اپنے بھتیجے محمد عتیق اللہ کو دینا چاہتا ہوں، اور یہ بات انہوں نے اپنی اولاد کے سامنے کہی تھی بلکہ اس پلاٹ کی فائل اپنے بیٹے خالد مرحوم (جو ایڈوکیٹ بھی تھے) کو دی تھی کہ اس فائل کو محمد عتیق اللہ کے نام ٹرانسفر کر دو لیکن ہمارے والد کی زندگی میں ایسا نہیں ہو سکا، والد کے انتقال کے بعد بھائی خالد بھی ایسا کرنا چاہتا تھے لیکن پھر اچانک ان کا بھی انتقال ہو گیا، اب ہم موجودہ ورثاء سب دلی طور پر یہ چاہتے ہیں یہ پلاٹ ہمارے صاحب کی خواہش کے مطابق ہمارے چچازاد بھائی محمد عتیق اللہ کو مل جائے۔ اس کا شرعی حکم اور طریقہ کار کیا ہو گا، اس سے آگاہ فرمادیں۔

نوٹ: روشن ناز کا بھی انتقال ہو چکا ہے، روشن ناز غیر شادی شدہ تھیں، اور ان کے انتقال کے وقت ان کے ورثاء میں ان کے دو بھائی (خالد، طارق) اور دو ہمشیرہ (سلمیٰ زرین، زیبا محمود) حیات تھیں، اور ہماری والدہ (شمیمہ بانو) کا انتقال روشن ناز سے پہلے ہو چکا تھا، روشن ناز کے بعد سلمیٰ زریں کا انتقال ہوا، سلمیٰ زریں بھی غیر شادی شدہ تھیں، سلمیٰ زریں کے بعد خالد کا انتقال ہوا۔ اور اب ورثاء میں روشن ناز کا بھائی طارق، ہمشیرہ زیبا محمود اور مرحوم خالد کی اولاد (بیٹا، بیٹی جو دونوں بالغ ہیں) اور ان کی بیوہ حیات ہیں۔ اور یہ سب موجودہ ورثاء اپنی خوشی ورغبت سے یہ پلاٹ محمد عتیق اللہ کو دینا چاہتے ہیں، اس کے بارے میں شرعی حکم سے آگاہ فرمادیں۔

سائل: محمد طارق

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

صورت مسؤلہ میں سائل کے والد مرحوم نے چونکہ مذکورہ پلاٹ اپنی بیٹی روشن ناز کو مالکانہ حقوق کے ساتھ دے دیا تھا، تو اس لئے مذکورہ پلاٹ کی مالکہ روشن ناز تھی، اور اب ان کے انتقال کے بعد اس پلاٹ میں ان کے ورثاء (یعنی بھائی طارق، ہمشیرہ زیبا محمود، اور مرحوم خالد کی بیوہ اور ان کی اولاد) کا حق ہے۔ سائل کے مرحوم والد نے مذکورہ پلاٹ اپنے بھتیجے محمد عتیق اللہ کو دینے کا کہا تھا، تو اس کی شرعا کوئی حیثیت نہیں ہے، محض ان کے کہنے سے اب یہ پلاٹ محمد عتیق اللہ کی ملکیت شمار نہ ہو گا، البتہ اگر روشن ناز کے تمام موجودہ ورثاء (یعنی طارق، زیبا محمود، مرحوم خالد کی بیوہ اور ان کی اولاد، اگر وہ بالغ ہوں) اپنی خوشی اور رضامندی سے مذکورہ پلاٹ میں اپنے حق سے دستبردار ہو کر اپنے مرحوم والد کی خواہش کے مطابق محمد عتیق اللہ کو دینے چاہتے ہیں تو اس کا شرعاً طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ پلاٹ کی قیمت لگوا کر اور اسے تقسیم کر کے ہر وارث کو اس کا حصہ دے دیا جائے، پھر

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

ہر وارث اپنے حصہ پر قبضہ کر کے اپنی خوشی سے وہ حصہ محمد عتیق اللہ کو مالکانہ حقوق وقبضہ کے ساتھ حوالہ کر دے، تو اس طرح کرنے سے محمد عتیق اللہ اس پلاٹ کا مالک بن جائے گا۔

جامع الفصولین میں ہے:

لو قال وارث تركت حقي لا يبطل حقه إذ الملك لا يبطل بالترك والحق يبطل به

(الفصل الثامن والعشرون فی مسائل الترکۃ والورثۃ والدین 2/40 ط اسلامی کتب خانہ)

الدر المختار میں ہے:

(وَتَتِمُّ) الْهِبَةُ (بِالْقَبْضِ) الْكَامِلِ (وَلَوْ الْمَوْهُوبُ شَاغِلًا لِمِلْكِ الْوَاهِبِ لَا مَشْغُولًا بِهِ) وَالْأَصْلُ أَنَّ الْمَوْهُوبَ إنْ مَشْغُولًا بِمِلْكِ الْوَاهِبِ مُنِعَ تَمَامَهَا،

(کتاب الھبۃ 5/690 ط سعید)

فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

محض نہ لینے سے وارث کی ملک مال مورث سے زائل نہیں ہوتی

(کتاب الفرائض 20/238 ط فاروقیہ)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

30 رجب المرجب 1447ھ / 20 جنوری 2026ء

فتویٰ نمبر: 515

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی